سے بچی جیساکہ کتاب کروسی فکشن سے ظاہر ہے دیکھو کتاب مذکور جہاں وہ صرف چند گھنٹہ رکھے گئے تھے۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر مرے نہیں تھے بلکہ زندہ اُتارے گئے اور زندہ ہی قبر میں رکھے گئے جہاں وہ بچکر دوسرے ممالک میں چلے گئے +

علامہ ابوالعباس احمد بن یوسف دمشقی اپنی تاریخ اخبار الدول میں لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنی والدہ کی تجہیز و تکفین خود کی تھی۔ چنانچہ وہ عبارت حسب ذیل ہے +

وَ ذَكَرَ اَبُو اللَّيْث السَّمَرْقَنْدِيُّ فِي تَنْبِيْهِ الْغَافِلِيْنَ اَنَّ مَرْيَمَ مَاتَتْ قَبْلَ اَنْ يُّرْفَعَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَنَّ عِيْسٰى تَوَلَّى دَفْنَهَا بِنَفْسِهٖ یعنے ابواللیث ثمرقندی نے تنبیہہ الغافلین نام کتاب میں ذکر کیا ہے کہ مریم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع کے پہلے فوت ہوئیں۔ اور خود عیسےٰ علیہ السلام نے اُن کو دفن کیا۔ اب ظاہر ہے کہ اس امر پر یہود و نصاریٰ و اہل اسلام کا اتفاق ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد حضرت مریم مدت تک زندہ رہیں۔ یعنے کامل سات سال تک۔ اور جب خود مسیح علیہ السلام نے اُن کی تجہیز و تکفین کی تو بوقت صلیب نہ صلیب پر مرے اور نہ آسمان پر گئے۔ دیکھو تاریخ مذکور جلد اول صفحہ ۱۹۰ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مریم واقعہ صلیب کے بعد حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے ساتھ ممالک مشرقیہ میں آئیں۔ کیونکہ اُن کی قبر بھی ارض مقدسہ میں نہیں بلکہ اس خیال سے بعض فرقہ عیسایان کہتے ہیں کہ مریم بھی آسمان پر زندہ چلی گئیں۔ سچ ہے کہ جو شخص اُن کی نظروں سے غائب ہوا تو انہوں نے سب سے آسان یہ بات نکال لی کہ جب قبر کا وجود نہیں تو پھر تو آسمان پر ہی چلی گئی ہونگی۔ مگر ان نادانوں کو معلوم نہیں تھا کہ ایسی بات کب تک مخفی رہ سکتی ہے۔ حضرت مریم کی قبر اب تک کاشغر میں موجود ہے جسکو شک ہو جاکر دیکھ لے +

# اس شک کی تردید کے وجوہات کہ لاشِ مصلوب کسی دوسرے شخص کی تھی

اگر یہاں پر کوئی یہ اعتراض کرے کہ وہ قبر جو یوسف آرمیتا نے بظاہر مسیح کی لاش سمجھکر تجویز کی تھی۔ وہ اصل میں مسیح کی لاش نہ تھی۔ بلکہ ایک دوسرے شخص کی لاش تھی۔ جو مسیح کی صورت

انسان پر اقدامِ قتل کا ارادہ مصمم کیا جائے تو اسکی نسبت بھی کہا جاتا ہے۔ کہ اُنہوں۔ نے اپنی طرف سے تو قتل کر دیا تھا۔ یہ عام محاورہ ہے جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ عام بول چال میں ہے کہ کوئی سخت بیماری میں مبتلا ہو کر قریب المرگ ہو جائے۔ اور اسکی زندگی سے لوگوں کو مایوسی ہو جائے اور وہ بالآخر بفضلِ خدا اچھا بھی ہو جائے تو سوال کے جواب پر وہ یہی کہیگا کہ مر کر پھر زندہ ہوا ہوں ایسا ہی مسیح نے کہا اور یہ بات صحیح بھی ہے کیونکہ یہودیوں نے تو اپنی دانست میں اُس کے مارنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا تھا۔ وہ تو مار ہی چکے تھے۔ اگر خدا کا پوشیدہ ہاتھ مسیح کے بچاؤ کے لئے کام نہ کرتا۔ تو وہ ضرور ہی مر چکا تھا۔ اور تم اُس کے بچاؤ کی صورتیں پچھلی فصل میں بخوبی پڑھ چکے ہو۔ یہاں پر اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں +

## اسلامی کتابوں سے ثبوت کہ مصلوب مسیح کے سوا کوئی دوسرا آدمی نہیں تھا

اگر کوئی اس بات پر اعتراض کرے کہ اناجیل تو محرف ہیں۔ ان کی تحریر کا کیا اعتبار ہے تو ہم اسلامی تحریریں پیش کرتے ہیں سنو اور خوب غور سے سنو +

(۱) تفسیر بحر المحیط جلد ۳ صفحہ ۳۹۰ زیر آیۃ وَلٰکِنْ شُبِّہَ لَھُمْ لکھا ہے +

اَمَّا اَنْ یُّلْقٰی شَبَہُہٗ عَلٰی شَخْصٍ فَلَمْ یَصِحَّ ذٰلِکَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

لیکن یہ بات کہ اُس کی شبیہہ دوسرے شخص پر ڈالی گئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے

اسی جگہ پر مفسر مذکور کہتا ہے +

اور اسی وجہ سے بعض نے

وَلِھٰذَا قَالَ بَعْضُھُمْ اِنْ جَازَ اَنْ یُّقَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُلْقِیْ شَبَہَ اِنْسَانٍ عَلٰی اِنْسَانٍ اٰخَرَ فَھٰذَا یَفْتَحُ بَابَ السَّفْسَطَۃِ +

کہا ہے کہ اگر یہ کہنا جائز ہو کہ اللہ تعالیٰ ایک انسان کی شکل دوسرے انسان کی شکل پر بدل دیتا ہے تو سفسطہ کا دروازہ کُھل جائیگا۔

دیکھو تفسیر بحر محیط جلد ۳ صفحہ ۳۹۰ +

(۲) تفسیر جمل جلد اول صفحہ ۲۳۵ میں لکھا ہے قَالَ اَبُوْ حَیَّانَ لَمْ نَعْلَمْ لِبَقِیَّۃِ الْقَتْلِ وَلَا مَنْ اُلْقِیَ عَلَیْہِ الشَّبَہُ وَلَمْ یَصِحَّ بِذٰلِکَ مِنْ حَدِیْثٍ یعنے ابو حیان نے کہا کہ نہ ہمیں

قتل کی کیفیت معلوم ہے اور نہ اس بات کا علم ہے کہ کوئی شخص مسیح کی صورت بن گیا تھا یہ بات کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں +

(۳) امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ وَلٰکِنْ شُبِّہَ لَھُمْ کے متعلق لکھتے ہیں +

ھٰذَا مَعْنٰی قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَلٰکِنْ شُبِّہَ لَھُمْ اِنَّمَا عَنَی اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ اُولٰئِکَ الْفُسَّاقُ الَّذِیْنَ دَبَّرُوْا ھٰذَا الْبَاطِلَ وَتَوَاطَئُوْا عَلَیْہِ ھُمْ شَبَّھُوْا عَلٰی مَنْ قَلَّدَھُمْ فَاَخْبَرُوْھُمْ اَنَّھُمْ صَلَبُوْہُ وَقَتَلُوْہُ وَھُمْ کَاذِبُوْنَ فِیْ ذٰلِکَ عَالِمُوْنَ اَنَّھُمْ کَذَبَۃٌ وَلَوْ اَمْکَنَ اَنْ یُّشَبَّہَ ذٰلِکَ عَلٰی ذِیْ حَاسَۃٍ سَلِیْمَۃٍ لَبَطَلَتِ النُّبُوَّاتُ کُلُّھَا اِذْ لَعَلَّھَا شُبِّھَتْ عَلَی الْحَوَاسِّ السَّلِیْمَۃِ وَلَوْ اَمْکَنَ ذٰلِکَ لَبَطَلَتِ الْحَقَائِقُ کُلُّھَا +

خدا تعالیٰ کے قول وَلٰکِنْ شُبِّہَ لَھُمْ کے معنے یہ ہیں کہ وہ فاسق لوگ جنہوں نے یہ جھوٹ بنا لیا اور وہ اس پر جم بیٹھے اور جنہوں نے اپنے مقلدوں کو شبہ میں ڈالا اور ان کو خبر دی کہ انہوں نے اس کو صلیب دی اور مار ڈالا جھوٹے ہیں اور ان کو علم بھی ہے کہ وہ جھوٹے ہیں اور اگر ممکن ہوتا کہ صاحب حسِ سلیم کسی کی شبیہ بن سکتا ہے تو پھر کل نبوتیں باطل ہو جائیں جبکہ حواس سلیمہ ہی بدل گئے۔ اور اگر یہ امر ممکن ہوتا تو کل حقائق ہی باطل ہو جاتے +

دیکھو کتاب الفصل فی الملل والاہوار والنحل لامام ابی محمد علی بن احمد بن حزم الظاہری جلد اوّل صفحہ ۵۹ +

(۴) ہاقول۔ امام فخر الدین رازی اپنی تفسیر کبیر کے جلد ۲ صفحہ ۶۹۲ میں لکھتے ہیں:-

اِنَّ النَّصَارٰی عَلٰی کَثْرَتِھِمْ فِیْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِھَا وَشِدَّۃِ مَحَبَّتِھِمْ لِلْمَسِیْحِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَغُلُوِّھِمْ فِیْ اَمْرِہٖ اَخْبَرُوْا اَنَّھُمْ شَاھَدُوْہُ مَقْتُوْلًا مَصْلُوْبًا فَلَوْ اَنْکَرْنَا ذٰلِکَ کَانَ طَعْنًا فِیْمَا ثَبَتَ بِالتَّوَاتُرِ وَالطَّعْنُ فِی التَّوَاتُرِ یُوْجِبُ الطَّعْنَ فِیْ نُبُوَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنُبُوَّۃِ عِیْسٰی بَلْ وُجُوْدِھِمَا وَوُجُوْدِ سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ

نصاریٰ اس کثرت سے ہیں کہ وہ تمام مشرق اور مغرب میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور ان کو مسیح سے اشد درجہ محبت اور غلو ہے۔ وہ خبر دیتے ہیں کہ انہوں نے اس کو مقتول و مصلوب دیکھا۔ اور اگر ہم اس کا انکار کریں تو تواتر کا انکار ہے جو پایۂ ثبوت کو پہنچ چکا ہے اور تواتر میں طعن کرنے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت میں

هكذا قال المفسرون في تفسير قوله إذ أيدتك بروح القدس ثم إن طرف جناح واحد من أجنحة جبرائيل عليه السلام كان يكفي العالم من البشر فكيف لم يكف في منع أولئك اليهود عنه

میں ساتھ رہے۔ اور مفسرین نے اذ ایدتک بروح القدس کی تفسیر میں ایسا ہی لکھا ہے۔ اور یہ تو ظاہر ہے کہ حضرت جبرئیل کا ایک بازو تمام عالم کے لئے مکتفی ہو سکتا ہے۔ تو پھر کس طرح مسیح علیہ السلام یہودیوں کے دست برد سے نہ بچا

**پنجم** - وہ فرماتے ہیں

أنه عليه السلام لما كان قادرا على إحياء الموتى وإبراء الأكمه والأبرص فكيف لم يقدر على إماتة أولئك اليهود الذين قصدوه بالسوء وعلى إسقامهم وإلقاء الزمانة والفلج عليهم حتى يصيروا عاجزين عن التعرض له

جب عیسے علیہ السلام مردوں کے زندہ کرنے اور اندھوں اور مبروصوں کے اچھے کرنے پر قادر تھے تو کیوں اُن یہودیوں کے مارنے پر قادر نہ ہوئے جنہوں نے اُس سے بدی کرنے کا قصد کر لیا تھا۔ اور کیوں اُن پر بیماریاں اور فالج نہ گرا دیا۔ تاکہ وہ عاجز ہو کر اُس سے درگذر کرتے

ششم - أنه تعالى كان قادرا على تخليصه من أولئك الأعداء بأن يرفعه إلى السماء فما الفائدة في إلقاء شبهه على غيره وهل فيه إلا إلقاء مسكين في القتل من غير فائدة إليه

اللہ تعالیٰ اُن دشمنوں سے بچانے کے لئے اس بات پر قادر تھا کہ اس کو آسمان پر اُٹھا لیتا۔ لیکن ایک دوسرے شخص کو اُس کی صورت میں متشکل کر کے قتل کرانا اس کو کیا فائدہ دیتا تھا +

هفتم - أنه إذا ألقى شبهه على غيره ثم إنه رفع بعد ذلك إلى السماء فالقوم اعتقدوا فيه أنه هو عيسى مع أنه ما كان عيسى فهذا كان إلقاء لهم في الجهل والتلبيس وهذا لا يليق بحكمة الله تعالى +

جب ایک غیر آدمی کو مسیح کی صورت میں متشکل کیا گیا۔ اور پھر مسیح اُس کے بعد آسمان پر اٹھایا گیا۔ تو اُس قوم نے یہ اعتقاد کر لیا کہ وہی شخص عیسے ہے حالانکہ وہ عیسیٰ نہیں تھا۔ اور اس القاء کے حقیقی علم سے وہ جاہل اور بے خبر رہے۔ ایسی بات اللہ تعالیٰ کی کامل حکمت کے منافی ہے